بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

ٹیلیگرافک پتہ ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

بجز سہ شنبہ

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۰ اخاء ۱۳۴۶ ہش ۵ رجب ۱۳۸۷ ھ ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۲۷

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کو ہر ایک بات پر قادر مطلق مانا جاوے

کسی قسم کی بدظنی اس پر نہ کی جاوے، جو بدظنی کرتا ہے وہی کافر ہوتا ہے

"دنیا میں جس قدر مشہور ہے نفس پرستی اور شہوت پرستی وغیرہ کے ہوتے ہیں ان سب کا ماخذ نفس امارہ ہی ہے لیکن اگر انسان کوشش کرے تو اسی امارہ سے پھر وہ لوامہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ کوشش میں ایک برکت ہوتی ہے اور اس سے بھی بہت کچھ تغیرات ہو جاتے ہیں۔ پہلوانوں کو دیکھو وہ ورزش اور محنت سے بدن کو کیا کچھ بنا لیتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ محنت اور کوشش سے نفس کی اصلاح نہ ہو سکے۔ نفس امارہ کی مثال آگ کی ہے جو کہ مشتعل ہو کر ایک جوش طبیعت میں پیدا کرتا ہے جس سے انسان حدِ اعتدال سے گزر جاتا ہے لیکن جیسے پانی آگ سے گرم ہو کر آگ کی مثال تو ہو جاتا ہے اور جو کام آگ سے لیتے ہیں وہ اس سے بھی لے لیتے ہیں۔ مگر جب اسی پانی کو آگ کے اوپر گرایا جائے تو وہ اس آگ کو بجھا دیتا ہے کیونکہ ذاتی صفت اس کی آگ کو بجھانا ہے وہ وہی رہے گی۔ ایسے ہی اگر انسان کی روح نفسِ امارہ کی آگ سے خواہ کتنی ہی گرم کیوں نہ ہو۔ مگر جب وہ نفس سے مقابلہ کرے گی اور اس کے اوپر گرے گی تو اسے مغلوب کر کے چھوڑے گی۔ بات صرف اتنی ہے کہ خدا تعالیٰ کو ہر ایک بات پر قادر مطلق مانا جاوے اور کسی قسم کی بدظنی اس پر نہ کی جاوے۔ جو بدظنی کرتا ہے۔ وہی کافر ہوتا ہے۔ مومن کی صفات میں سے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو نہایت درجہ قادر جانے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بہت نیکیاں کرنے سے انسان ولی بنتا ہے۔ یہ نادانی ہے۔ مومن کو تو خدا تعالیٰ نے اول ہی ولی بنایا ہے۔ جیسے کہ فرمایا ہے اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ہزاروں عجائبات ہیں اور انہیں پر کھلتے ہیں جو دل کے دروازے کھول کر رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بخیل نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص مکان کا دروازہ خود ہی نہیں کھولتا تو پھر روشنی کیسے اندر آوے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف رجوع کرے گا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ جہاں تک بس چل سکے وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے۔ پھر جب اس کی کوشش اس کے اپنے انتہائی نقطہ پر پہنچے گی تو وہ خدا تعالیٰ کے نور کو دیکھ لے گا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۹۰/۲۹۱)

اخبار احمدیہ

ـــ ربوہ ۹ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ نزلہ اور سر درد کی تکلیف سے پوری طرح آرام نہیں آیا۔ تاہم طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین

ـــ ربوہ ۹ اکتوبر۔ حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

ـــ ڈھاکہ (بذریعہ تار) محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری ناظر اصلاح و ارشاد جو یہاں دورہ پر تشریف لائے ہوئے تھے مشرقی پاکستان کی جماعتوں کا دورہ مکمل فرما چکے ہیں۔ تاہم آپ اسلامک اکیڈمی ڈھاکہ میں لیکچرز دینے کے سلسلہ میں وہاں چند یوم کے لئے مزید ٹھہر گئے ہیں۔ امید ہے آپ ۱۰ اکتوبر کو بذریعہ ہوائی جہاز لاہور واپس پہنچ جائیں گے انشاء اللہ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور آپ کو بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ـــ خاکسار کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آٹھ سال بچی کے بعد ۳ ستمبر اور ۴ اکتوبر کی درمیانی شب پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام محمود دعا طلعت رکھا ہے۔ نومولود حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد مرحوم کا نواسہ اور مکرم عبدالرحیم صاحب مالیر کوٹلوی مرحوم کا پوتا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اور اس خوشی کو ہر دو خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین مسعود احمد عاطف لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اجتماع انصار اللہ ربوہ

مورخہ ۱۲ اکتوبر بروز جمعرات مسجد مبارک میں ۴ بجے قبل از نماز عصر ربوہ کے انصار کا سالانہ اجتماع شروع ہوگا (انشاء اللہ) جو عشاء تک جاری رہے گا سب انصار احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس اجتماع میں شامل ہو کر استفادہ فرماویں۔ خدام کی شمولیت بھی باعث مسرت ہوگی۔

ابوالمنیر نورالحق زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۷ء

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

(۳)

الغرض اس سورہ میں شرک اور توحید کے متعلق نہایت تفصیل سے اللہ تعالیٰ نے مثالیں دے دے کر ذکر فرمایا ہے اور دونوں میں جو بعد المشرقین ہے اس کو واضح کیا ہے۔ پھر انسان کی متلون مزاجی اور خود پرستی کو بھی واضح فرمایا ہے۔ فرمایا ہے:

وَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَحْدَہُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ وَ اِذَا ذُکِرَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖۤ اِذَا ھُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ۝

(الزمر آیت ۴۶)

اور جب خدائے واحد کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے۔ ان کے دل (ایسے وعظ سے) نفرت کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور جب ان (یعنی بتوں) کا جو خدا کی لاء کے مقابلہ میں بالکل حقیر ہیں، ذکر کیا جاتا ہے۔ تو وہ یکدم خوش ہونے لگ جاتے ہیں۔

وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰہُ نِعْمَۃً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُہٗ عَلٰی عِلْمٍ بَلْ ھِیَ فِتْنَۃٌ وَّ لٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ

(الزمر آیت ۵۰)

اور جب انسان کو کوئی نقصان پہنچتا ہے۔ تو وہ ہمیں پکارنے لگتا ہے پھر جب ہم اس کو اپنے پاس سے کوئی نعمت دیتے ہیں تو وہ کہتا ہے۔ مجھے یہ نعمت اپنے علم کی بنا پر ملی ہے (یہ درست نہیں) بلکہ اس کا ملنا ایک آزمائش ہے لیکن ان میں سے اکثر جانتے نہیں۔

اس آخری آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا نقشہ کھینچا ہے جو مصیبت کے وقت تو اللہ تعالیٰ کو پکارنے لگتے ہیں۔ لیکن جب وہ دنیا کی نعمتیں حاصل کرتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ یہ تو ہماری اپنی عقلمندی ہے کہ ہم نے یہ چیزیں حاصل کی ہیں۔ یہاں موجودہ دور کے مغربی لوگوں کا نقشہ ہے۔ جو اپنی دنیوی ترقی پر بڑے نازاں ہیں۔ لیکن جب ان کی اپنی ہی کرتوتوں سے مصائب آتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کو بھی پکارنے لگتے ہیں۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی حالت بیان کرتا ہے اور آخر میں ان کو تسلی دیتا ہے۔ کہ اگر اب بھی تم صراط مستقیم پر آؤ تو عذاب سے بچ سکتے ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ وَ اَنِیْبُوْۤا اِلٰی رَبِّکُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَہٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ وَ اتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ بَغْتَۃً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰہِ وَ اِنْ کُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰہَ ھَدٰىنِیْ لَکُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ حِیْنَ تَرَی الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِیْ کَرَّۃً فَاَکُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ بَلٰی قَدْ جَآءَتْکَ اٰیٰتِیْ فَکَذَّبْتَ بِھَا وَ اسْتَکْبَرْتَ وَ کُنْتَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ ۝

ترجمہ۔ تو (ان کو ہماری طرف سے) کہہ دے۔ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جان پر (گناہ کر کے) ظلم کیا ہے۔ اللہ (تعالیٰ) کی رحمت سے مایوس نہ ہو اللہ (تعالیٰ) سب گناہ بخش دیتا ہے۔ وہ بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور تم سب اپنے رب کی طرف جھکو اور پیشتر اس کے کہ تم پر ایک عذاب نازل ہو۔ جس کے نزول کے بعد تمہاری مدد کے لئے کوئی نہ پہنچ سکے۔ اس کے پورے فرمانبردار بن جاؤ۔ اور جو کچھ تمہاری طرف اترا ہے۔ اس میں سے (اپنے مطابق حال) سب سے بہتر حکم کی پیروی کرو۔ پیشتر اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے۔ اور تم جانتے بھی نہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ جو کچھ اللہ کے بارے میں میں نے کمی کی ہے اس کی بنا پر مجھ پر افسوس! اور میں تو وحی الٰہی کو حقیر سمجھتا رہا تھا۔ یا (کوئی) یہ کہنے لگے کہ اگر اللہ مجھے (جبراً) ہدایت دے دیتا تو میں بھی متقیوں میں سے ہو جاتا۔ یا جب عذاب کو دیکھے تو کہنے لگے کہ اگر مجھے واپس جانے کا موقعہ ملتا۔ تو میں محسنوں میں شامل ہو جاتا (ایسا) ہرگز نہیں (ہو سکتا) بلکہ تیرے پاس ہمارے نشانات آچکے ہیں۔ پھر بھی تو نے ان کا انکار کیا اور تکبر سے پیش آیا۔ اور کافروں میں شامل ہو گیا۔

ان آیات اللہ میں وہی پیغام ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشرک و ملحد یورپ کو دیا ہے چنانچہ آپ نے فرمایا۔

”میں نے ساتھ ہی یہ بھی بتایا ہے کہ توبہ کرتے اور اسلام کی بتائی ہوئی نیکی کی راہیں اختیار کرنے سے یہ تباہی ٹل بھی سکتی ہے۔ اب یہ آپ کے اختیار میں ہے کہ اپنے خدا کی معرفت حاصل کر کے اور اس سے سچا تعلق پیدا کر کے خود کو اور اپنی نسلوں کو اس تباہی سے بچالیں یا خدا تعالیٰ سے دوری کی راہیں اختیار کر کے خود اپنی نسلوں کو مکمل تباہی اور ہلاکت کے حوالہ کر دیں۔“ (ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۶۷ء بحوالہ ماہنامہ انصار اللہ ستمبر ۱۹۶۷ء)

جیسا کہ ہم نے شروع میں بتایا ہے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ سورۃ زمر میں وارد ہیں اور مندرجہ بالا آیات بھی جن میں وہ پیغام ہے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغربی دنیا اور اس کے ذریعہ تمام دنیا کو پہنچایا ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رؤیا میں جو اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ نہایت خوبصورتی سے دیوار پر خشک میووں کی شکل میں دکھایا تھا۔ جن کے ذرے ذرے سے نہایت حسین و دلکش روشنی پھوٹ رہی تھی۔ وہ دراصل اسی طرف اشارہ تھا کہ آپ اپنے سفر یورپ میں مغربی دنیا کو وہی پیغام دیں گے جو اس سورہ میں موجود ہے۔ جس میں

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کے الفاظ واقعہ ہیں۔

اس طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ رؤیا اللہ تعالیٰ کے وجود اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔

ہماری خوشیاں۔ ایک نیا مثال

—— محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ——

ہماری خوشیاں بھی اسی نوعیت کی ہیں۔ جس نوعیت کی دوسروں کی خوشیاں۔ لیکن ان خوشیوں کا اظہار کتنا مختلف ہے۔ خوشیوں کے مواقع پر ڈھول مراثی بجانے یا آتشبازیوں پر روپیہ پھونکنے کی بجائے احمدی احباب اپنی خوشی کا اظہار دین کی راہ میں مزید مالی قربانی کے ذریعہ کرتے ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں ایک مجلس کے ناظم صاحب مال اطلاع دیتے ہیں کہ اس خوشی میں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے ”ایوان محمود“ کے لئے دس روپے ارسال کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ یہ خوشی اور یہ قربانی ان کے لئے مبارک فرمائے۔ اور نومولود کو لمبی صحت و عافیت والی کامران زندگی اور خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

عباد الرحمٰن کی چند اہم خصوصیات

(مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی۔اے۔ ربوہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

عباد الرحمٰن اپنے تعلقات میں کھرے ہوتے ہیں۔ ان کے اعمال میں یک رنگی پائی جاتی ہے۔ وہ دوغلی پالیسی پر عمل نہیں کرتے۔ ایک کے ہو کر رہنا چاہتے ہیں۔ توحید کے سچے پرستار اور شرک کو مٹانے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ ان کی محبت ان کی خواہشیں اور تمنائیں۔ خدا تعالیٰ سے وابستہ ہوتی ہیں اور عُسر و یُسر میں وہ خدا کے سوا کسی کو نہیں پکارتے۔ توکل کے مقام کو حاصل کرنے والے اور یقین و معرفت کے قلزمِ بے کراں کے شناور ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۙ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۙ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝"

ترجمہ:- اور وہ لوگ (یعنی عباد الرحمٰن) ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو بطور معبود نہیں پکارتے اور نہ کسی جان کو جسے خدا تعالیٰ نے محافظت بخشی ہے قتل کرتے ہیں سوائے (شرعی) حق کے۔ اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ اپنے گناہ کی سزا کو دیکھ لے گا۔ اور قیامت کے دن اس کے لئے عذاب زیادہ کیا جائے گا اور وہ اس میں ذلت کے ساتھ رہتا چلا جائے گا سوائے اس کے جس نے توبہ کر لی اور ایمان لایا اور ایمان کے مطابق عمل کئے۔ پس یہ لوگ ایسے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بدیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو توبہ کرے اور اعمال صالحہ بجا لائے وہ شخص حقیقی طور پر اللہ کی طرف جھکتا ہے۔

(الفرقان آخری رکوع)

عباد الرحمٰن کی ایک خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ خدائے واحد پر پختہ یقین رکھتے ہیں اور اسی کو حزن و ملال اور خوف و اضمحلال کے وقت پکارتے ہیں۔ وہ خدا کو ہی پیارا خزانہ سمجھتے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ ... خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔

کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پہ قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا۔ اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں؟ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں؟ اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔" (کشتی نوح حصہ تعلیم)

توحید باری تعالیٰ کی اور اس کی اقسام بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ مُنہ سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہیں اور دل میں ہزاروں بُت جمع ہوں بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر و فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر ایسا بھروسہ کرتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہیئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہیئے۔ ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بُت پرست ہے۔ بُت صرف وہی نہیں جو سونے یا چاندی یا پیتل یا پتھر وغیرہ سے بنائے جاتے ہیں اور ان پر بھروسہ کیا جاتا ہے بلکہ ہر ایک چیز یا قول یا فعل جس کو وہ عظمت دی جاوے جو خدا تعالیٰ کا حق ہے وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بُت ہے ... یاد رہے کہ حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے۔ اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شرک سے۔ خواہ بُت ہو یا انسان ہو۔ خواہ سورج ہو یا چاند ہو اور یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر و فریب ہو منزّہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا کوئی رازق نہ ماننا۔ کوئی معزّ اور مذلّ خیال نہ کرنا۔ کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا۔ اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اسی سے خاص کرنا اپنی عبادت اسی سے خاص کرنا۔ اپنا خوف اسی سے خاص کرنا۔ پس کوئی توحید بغیر ان تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہو سکتی۔

اوّل:- ذات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ اس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا اور تمام کو هَالِكَةُ الذَّاتِ اور بَاطِلَةُ الْحَقِيْقَتِ خیال کرنا۔

دوم:- صفات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذاتِ باری کسی میں قرار نہ دینا اور جو بظاہر رب الانواع یا فیض رساں نظر آتے ہیں۔ اس کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا۔

تیسرے:- اپنی محبت اور صدق اور صفا کے لحاظ سے توحید۔ یعنی محبت وغیرہ شعارِ عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ گردانا اور اسی میں کھوئے جانا۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۲۹ تا ۳۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ توحید کی خاطر صحابۂ کرامؓ کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"توحید پر صحابہؓ پوری طرح کاربند تھے۔ انہوں نے توحید کی اشاعت کے لئے وہ قربانیاں پیش کیں کہ آج بھی تاریخ کے صفحات میں ان کا ذکر پڑھ کر انسانی قلب لرز جاتا ہے۔ وہ خدائے واحد و یگانہ پر ایمان لانے کی وجہ سے قتل کئے گئے ان کے اموال چھین لئے گئے۔ انکی عورتوں کی آبرو ریزی کی گئی۔ انہیں اپنے وطن سے بے وطن کیا گیا۔ انہیں تپتی ریت پر لٹایا گیا۔ ان کے سینوں پر بڑے بڑے بھاری پتھر رکھ کر ان پر جُوتوں سمیت کودا گیا اور انہیں لات و منات اور عزیٰ کی پرستش پر مجبور کیا گیا مگر وہ لوگ خدا تعالیٰ کے عشق میں کچھ ایسے سرشار تھے کہ ان کی زبانوں سے اگر کوئی فقرہ نکلا تو صرف یہی کہ خدا ایک ہے۔ خود رسول کریمؐ کو کفار مکہ نے یہاں تک پیشکش کی کہ ہم آپؐ کو اپنا بادشاہ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں صرف اتنا مطالبہ آپ منظور کر لیں کہ ہمارے بتوں کو آپ بُرا بھلا نہ کہیں۔ مگر اتنی بڑی پیشکش کے باوجود رسول کریمؐ نے ان کے مطالبہ کو نہایت حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا اور ایک لمحہ کے لئے بھی یہ برداشت نہ کیا کہ خدائے واحد کی توحید میں کوئی خلل واقع ہو بلکہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں لا کر کھڑا کر دیں تب بھی میں خدا تعالیٰ کی توحید کے اعلان سے باز نہیں رہ سکتا۔ پھر آپؐ کی آنکھوں کے سامنے محض توحید کو تسلیم کرنے کے جرم میں آپؐ کے عزیز ترین صحابہؓ پر بڑے بڑے مظالم توڑے گئے خود آپ کو اور آپ کے خاندان کو ان کے پیہم مظالم کا تختۂ مشق بننا پڑا۔ مگر آپؐ نے ان تمام تکالیف کے باوجود دنیا کی ہر اس قوم سے لڑائی کی جو توحید کی دشمن تھی۔ آپؐ نے مشرکینِ مکہ کا بھی مقابلہ کیا جو سینکڑوں بُتوں کے پجاری تھے۔ آپؐ نے یہودیوں کا بھی مقابلہ کیا جو عزیر کو خدا تعالیٰ کا بیٹا قرار دیتے تھے۔ آپؐ نے مجوسیوں کا بھی مقابلہ کیا جو آگ کے پجاری تھے۔ اور آخر عرب میں ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں توحید کو غالب کر کے دکھا دیا۔ اور بُتوں کے پرستاروں کو خدائے واحد کے آستانہ پر لا ڈالا۔ پھر جب آپؐ کی وفات کا وقت آیا تو حدیثوں میں آتا ہے کہ آپ کرب و اضطراب کے ساتھ کبھی

ایک کروٹ بدلتے اور کبھی دوسری اور بار بار فرماتے خداتعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ اس طرح آپؐ نے صحابہؓ کو نصیحت فرمائی کہ دیکھنا میری قبر کو کبھی سجدہ گاہ نہ بنانا۔ دیکھئے میرے بشر ہونے کے مقام کو کبھی فراموش نہ کرنا۔ چنانچہ آپؐ کی اس تعلیم اور تعہّد کا نتیجہ ہے کہ آج دنیا میں قریہ قریہ دن کی روشنی اور رات کی تاریکی میں پانچ مرتبہ یہ آواز بلند ہوتی سنائی دیتی ہے کہ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم ص۱۶۳)

آج پھر کفر و ضلالت کا دَور دَورہ ہے اور توحید باری کے قیام کے لئے صحابہؓ کی طرح مالی۔ جانی۔ لسانی و قلبی اور وقت کی قربانی دینے کی ضرورت ہے تا ایک دفعہ پھر دنیا کے چپہ چپہ سے کلمہ توحید کی صدا سنائی دینے لگے اور خدائی نور سے دنیا ڈھانپی جائے۔

عبادالرحمٰن کی آٹھویں خصوصیت

عبادالرحمٰن کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ کسی سے بلاوجہ لڑتے جھگڑتے نہیں کیونکہ قَتَلَ کے جہاں ایک معنے قتل کرنے کے ہیں وہاں لڑنے جھگڑنے کے بھی ہیں اور دوسرے یہ کہ وہ بلاوجہ اور بغیر حکم شرعی کے کسی جان کو تلف نہیں کرتے یہ دونوں صفات عبادالرحمٰن کا خاصہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا یہ اثر تھا کہ صحابہؓ کی تلوار صرف ان لوگوں پر اٹھتی تھی جو مقابلہ کرتے تھے۔ معذوروں۔ یتیموں۔ راہبوں اور عورتوں پر ان کی تلوار کبھی نہیں اٹھی۔ ہٹلر۔ چنگیز خان اور ہلاکو خان کی مثالیں دنیا کے سامنے ہیں کہ کس طرح ان کی تلوار سے بے گناہوں کا بھی خون بہا۔ لیکن یہ صحابہ کرامؓ کا ہی نمونہ تھا کہ دشمن کے خلاف جب بھی نکلے اُن کے اموال اور عزتوں کی بھی انہوں نے حفاظت کی۔

اس کے علاوہ آپس میں بھی وہ اخوت و ہمدردی کے جذبہ سے سرشار ہو کر زندگی بسر کرتے تھے لڑتے جھگڑتے نہیں تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ خداتعالیٰ اور اس کے رسولؐ کا منشاء کیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ صاف طور پر فرماتا ہے:۔

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ
اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ
فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ
جَمِیْعًا وَمَنْ اَحْیَاھَا
فَکَاَنَّمَا اَحْیَا النَّاسَ
جَمِیْعًا۔

(سورہ مائدہ۔ آیت ۳۳)

ترجمہ:۔ جو کسی شخص کو بغیر اس کے کہ اس نے قتل کیا ہو یا ملک میں فساد پھیلایا ہو قتل کر دے گا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور جو اسے زندہ کرے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو زندہ کر دیا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم باہمی اخوت اور ہمدردی کی روح کو قائم رکھنے کے لئے فرماتے ہیں:۔

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ
الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ
لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ۔

حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے باقی مسلمان محفوظ رہیں۔ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! تم پر مسلمانوں کی جان۔ مال۔ عزت اسی طرح حرام ہے جس طرح آج کے دن آج کے مہینہ کی اور کعبۃ اللہ کی حرمت ہے۔ چنانچہ انصار اور مہاجرین کا باہمی مواخات اس کی قابلِ قدر مثال ہے۔

عبادالرحمٰن کی نویں خصوصیت

وَلَا یَزْنُوْنَ میں بتایا ہے کہ وہ کسی سے ناجائز تعلقات قائم کرکے زنا جیسی قبیح بدکاری کے مرتکب نہیں ہوتے۔ جہاں وہ خدا کے علاوہ کسی اور معبود کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ اسی طرح جسمانی طور پر بھی پاکباز ہوتے ہیں۔

(اسلام نے) انسان کو پاکدامن رہنے کے لئے پانچ علاج بھی بتلا دئے ہیں۔ یعنی یہ کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا۔ کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا۔ نامحرموں کے قصے نہ سننا۔ ایسی تمام تقریبوں سے جن میں اس بدفعل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا۔ اگر نکاح نہ ہو تو روزہ رکھنا وغیرہ۔ ... خداتعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل ہمارے خطرات سب پاک رہیں اسی لئے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی۔ اس میں کیا شک ہے کہ بے قیدی ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہے۔ اگر ہم ایک بھوکے کتے کے آگے نرم نرم روٹیاں رکھ دیں اور پھر ہم امید رکھیں کہ اس کتے کے دل میں خیال تک روٹیوں کا نہ آوے تو ہم اپنے اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ ...... ہر ایک پرہیزگار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا اس کو نہیں چاہیئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لئے اس تمدّنی زندگی میں غَضِّ بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۵۵-۵۶)

اللہ تعالیٰ عبادالرحمٰن کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ یہ لوگ بدکاری کے قریب بھی نہیں جاتے۔ پھر فرماتا ہے جو ایسی بداخلاقیاں کریں گے اور زمین میں فساد پیدا کریں گے اور خدائے واحد کے پرستار نہیں بنیں گے اللہ تعالیٰ ان پر عذابِ جہنم کو بڑھا دے گا۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ
وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا
فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ
سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ ؕ

سوائے ان لوگوں کے جو ان غلطیوں کے سرزد ہو جانے کے بعد حقیقی توبہ کرکے اعمالِ صالحہ بجا لاکر اپنی توبہ کا ثبوت فراہم کر دیں گے۔ ایسے لوگوں کی بدیوں کو نیکیوں میں بدل دیا جائے گا۔ یعنی ان کو اعمال صالحہ کے ذریعہ سے بہت سی نیکیوں کی توفیق ملے گی جس کے نتیجہ میں ان کی بدیوں کے اثرات زائل ہو جائیں گے اور انہیں معاف کر دیا جائے گا جیسا کہ ایک اور جگہ فرمایا:۔

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ
السَّیِّاٰتِ۔

کہ نیکیاں۔ بُرائیوں کو دُور کر دیتی ہیں مگر شرط یہ ہے کہ بندہ ہر وقت توبہ و استغفار کرتا رہے۔ توبہ و استغفار میں لگے رہنا عبادالرحمٰن کی دسویں خصوصیت ہے۔

اِسْتِغْفَار جس کے ساتھ ایمان کی جڑھیں مضبوط ہوتی ہیں قرآن شریف میں دو معنے میں آیا ہے۔ ایک تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں مستحکم کرکے گناہوں کے ظہور کو جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں۔ خداتعالیٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوست ہو کر اس سے مدد چاہنا یہ استغفار تو مقربوں کا ہے جو ایک طرفۃ العین کے لئے بھی خدا سے علیحدہ ہونا اپنی تباہی کا موجب جانتے ہیں اس لئے استغفار کرتے ہیں تا خدا انہیں تھامے رکھے۔ اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے ایسا ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے تا پاک نشوونما پاکر گناہ کی خشکی اور زوال سے بچ جاوے اور ان دونوں صورتوں کا نام استغفار رکھا گیا ہے۔

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب)

(باقی)

ناصرات الاحمدیہ کیلئے ضروری اعلان

ناصرات الاحمدیہ کے بڑے گروپ کا حفظِ قرآن کا مقابلہ ۲۱؍ اکتوبر بروز ہفتہ تین بجے شام شروع ہوگا اس کا نصاب مندرجہ ذیل ہے:۔

(۱) سورۃ القدر
(۲) ” البینۃ } تیسواں پارہ
(۳) ” الزلزال

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

ضروری اعلان
برائے خصوصی توجہ لجنات اماء اللہ

تمام لجنات کی صدر صاحبان کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی لجنہ کی طرف سے اجتماع پر آنے والی نمائندگان اور زائرات۔ اسی طرح ناصرات کے اجتماع میں شامل ہونے والی ناصرات کی صحیح تعداد سے دفتر لجنہ کو مطلع فرما دیں۔ نیز یہ بھی لکھیں کہ وہ کس دن اور کس وقت آرہی ہیں تاکہ ان کی رہائش کا خاطرخواہ انتظام کر دیا جائے۔ عین وقت تک اطلاع ملنے کی وجہ سے انتظام میں دقت پیدا ہوتی ہے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

ناظمین اطفال توجہ کریں

اطفال کے چندہ اجتماع کی بہت کم وصولی ہوئی ہے۔ جملہ ناظمینِ اطفال جلد اطفال سے چندہ اجتماع وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔

مہتمم اطفال
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

افکارِ معاصرین

سائنس اور اسلام

(ضروری نہیں کہ ادارہ ان مندرجات سے سو فیصدی متفق ہو)

سوال :-

"چاند، سورج اور سیاروں کے بارے میں موجودہ سائنس کی جو تحقیق ہے کیا وہ قرآن کریم کی رو سے درست ہے؟ یہاں بعض حضرات کہتے ہیں کہ سائنس اور قرآن و حدیث میں کوئی تعارض نہیں ہے لہذا اس کی ہر بات درست ہے، اور بعض کا کہنا ہے کہ سائنس کے نظریات قرآن سے ٹکراتے ہیں، براہ کرم اس معاملے میں اپنی جامع و مانع رائے سے مطلع فرمایئے۔"

(عبدالحی، فرید پور، مشرقی پاکستان)

جواب :-

آپ کا سوال اپنے جواب کے لئے درحقیقت ایک مبسوط مقالے کی وسعت چاہتا ہے تاہم اصولی طور پر چند ضروری باتیں پیش خدمت ہیں، امید ہے کہ وہ آپ کی الجھن دور کرنے میں مددگار ثابت ہوں گی۔

۱- سب سے پہلے یہ بات سمجھ لیجئے کہ سائنس کا بنیادی مقصد ان قوتوں کا دریافت کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں ودیعت فرمائی ہے اگر ان قوتوں کو انسانیت کی فلاح و بہبود میں استعمال کرنے کی کوشش کی جائے تو یہ اسلام کی نظر میں نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے، اسلام ان کوششوں کے راستے میں کوئی رکاوٹ کھڑی کرنے کے بجائے اُن کی ہمت افزائی کرتا ہے، اس سلسلے میں اسلام کا مطالبہ صرف اتنا ہے کہ ان قوتوں کو ان مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے جو اسلام کی نظر میں جائز اور مفید ہیں، دوسرے الفاظ میں سائنس کا کام یہ ہے کہ وہ کائنات کی پوشیدہ قوتوں کو دریافت کرے۔ لیکن ان قوتوں کا صحیح مصرف مذہب بتاتا ہے وہی ان اکتشافی کوششوں کے لئے صحیح رُخ اور بہتر فضا مہیا کرتا ہے، سائنس اور ٹکنالوجی اس وقت انسانیت کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہے جب اسے اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق استعمال کیا جائے، ورنہ شاید اس سے کسی کو انکار نہیں ہوگا کہ سائنس جس طرح انسانیت کے لئے مادی فلاح و بہبود کا باعث بن سکتی ہے۔ اسی طرح اگر اس کا غلط استعمال کیا جائے تو وہ ہمارے لئے تباہ کن بھی ثابت ہو سکتی ہے، مثال ہمارے سامنے ہے کہ ماضی میں سائنس نے جہاں انسانیت کو راحت و آسائش کے اسباب مہیا کئے ہیں وہاں اس کے غلط استعمال نے پوری دنیا کو بدامنی اور بے چینی کا جہنم بھی بنا دیا ہے، سائنس ہی نے سفر کے تیز رفتار ذرائع ایجاد کئے اور اسی نے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم بھی بنائے، لہذا سائنس کا صحیح فائدہ اسی وقت حاصل کیا جا سکتا ہے جب اسے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق استعمال کیا جائے۔

۲- دوسری بات یہ سمجھنے کی ہے کہ سائنس کی تحقیقات دو طرح کی ہیں، ایک وہ جو صریح مشاہدہ پر مبنی ہیں ایسی تحقیقات نہ کبھی قرآن و سنت سے متصادم ہوئی ہیں اور نہ ہو سکتی ہیں بلکہ مشاہدہ تو یہ ہے کہ ایسی تحقیقات نے نے ہمیشہ قرآن و سنت کی تصدیق ہی کی ہے۔ اور قرآن و سنت کی بہت سی وہ باتیں جو کچھ عرصہ پہلے لوگوں کی سمجھ میں ذرا مشکل سے آتی تھیں، سائنس کی ان تحقیقات نے ان کا سمجھنا آسان بنا دیا ہے، مثلاً معراج کے موقعہ پر براق کی جس تیز رفتاری کا ذکر صحیح احادیث میں آیا ہے قدیم زمانے کے نام نہاد عقل پرست اسے بعید از قیاس سمجھتے تھے لیکن کیا آج سائنس نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ تیز رفتاری ایک ایسی صفت ہے جس کو کسی حد میں محدود نہیں کیا جا سکتا۔

دوسری قسم کے سائنٹفک نظریات وہ ہیں جو مشاہدہ اور یقین کے بجائے ظن و تخمین پر یا کم علمی پر مبنی ہیں، اور اس سلسلے میں سائنسدان کسی یقینی نتیجہ پر ابھی تک نہیں پہنچ سکے ہیں ایسی تحقیقات بعض اوقات قرآن و سنت کی تصریحات سے ٹکراتی ہیں ایسے مواقع پر سیدھا اور صاف راستہ یہ ہے کہ قرآن و سنت کی تصریحات میں کوئی تاویل کئے بغیر ان پر ایمان رکھا جائے اور سائنس کی جو تحقیقات اُن سے ٹکراتی ہیں اُن کے بارے میں یہ یقین رکھا جائے کہ سائنس ابھی اپنی کم علمی کی بنا پر اصل حقیقت تک نہیں پہنچی جوں جوں انسان کی سائنسی معلومات میں اضافہ ہوگا۔ قرآن و سنت کے بیان کئے ہوئے حقائق واضح ہوتے چلے جائیں گے۔

مثلاً بعض سائنس دانوں کا یہ خیال ہے کہ آسمان کا کوئی وجود نہیں ہے، ظاہر ہے کہ ان کا یہ خیال اس بناء پر قائم نہیں ہوا کہ انہیں آسمان کے موجود نہ ہونے پر کوئی دلیل قطعی مل گئی ہے بلکہ ان کے استدلال کا حاصل صرف یہ ہے کہ ہمیں آسمان کے وجود کا علم نہیں ہو سکا۔ اسلئے ہم اس کے وجود کو تسلیم نہیں کرتے۔ دوسرے الفاظ میں یہ خیال "علم العدم" کی بجائے "عدم علم" پر مبنی ہے ——— لہذا ہم جو قرآن و سنت کی قطعیت پر ایمان رکھتے ہیں ——— پورے وثوق اور اعتماد کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ ان سائنس دانوں کی یہ رائے قطعی غلط ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ قرآن و سنت کی تصریح کے مطابق آسمان موجود ہے مگر سائنس اپنی کم علمی کی بناء پر اسے دریافت نہیں کر سکی اور اگر انسان کی سائنسی معلومات میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا تو عین ممکن ہے کہ سائنسدانوں کو اپنی اس غلطی کا احساس ہو جائے، اور وہ اسی طرح آسمان کے وجود کو تسلیم کر لیں جس طرح بہت سی اُن چیزوں کو تسلیم کیا ہے جن کا پہلے انکار کیا جاتا تھا۔

مشکل یہ ہے کہ ہمارے یہاں ہر چیز کو اس کے مقام پر رکھنے کی ذہنیت ختم ہوتی جا رہی ہے، جب کسی چیز کی اہمیت ذہن پر سوار ہوتی ہے تو بسا اوقات اس میں حدود سے تجاوز ہونے لگتا ہے ——— اس میں کوئی شک نہیں اور ٹکنالوجی نہایت مفید اور ضروری فنون ہیں، اور دورِ حاضر میں تو مسلمانوں کے لئے ازحد ضروری ہے کہ ان فنون کی طرف بطورِ خاص توجہ دے کر ان میں ترقی کی انتھک کوشش کریں اس کے بغیر موجودہ دنیا میں ان کے لئے باعزت مقام حاصل کرنا ممکن نہیں رہا، لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ کوئی سائنسدان اپنے ظن و تخمین سے جس کسی نظریئے کا اعلان کر دے اُسے وحی کی طرح درست تسلیم کر لیا جائے اور اس کی بناء پر قرآن و سنت میں تاویل و ترمیم کا دروازہ کھول دیا جائے یا اس کی بناء پر قرآن و سنت میں شکوک و شبہات پیدا ہونے لگیں، خاص طور سے جب یہ شب و روز کا مشاہدہ ہے کہ سائنس کے اس قسم کے نظریات آئے دن بدلتے رہتے ہیں۔

(ماہنامہ البلاغ کراچی)

مخلص آدمیوں کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریک جدید کے متعلق فرماتے ہیں :-

"مخلص آدمیوں کی ضرورت ہے لیکن یہ یاد رکھو کہ آمد کی زیادتی کے ہرگز یہ معنی نہیں کہ کسی وقت تم اپنے چندوں سے آزاد ہو جاؤ گے یا کوئی وقت جماعت پر ایسا بھی آ جائے گا۔ جب تم سے قربانی کا مطالبہ نہیں کیا جائیگا۔ میں ایک انسان ہوں اور آخر ایک دن ایسا آئیگا جب میں مر جاؤں گا اور پھر اور لوگ اس جماعت کے خلفاء ہوں گے میں نہیں جانتا اُس وقت کیا حالات ہوں گے۔ اسلئے ابھی سے تم کو نصیحت کرتا ہوں تاکہ تمہیں اور تمہاری اولادوں کو ٹھوکر نہ لگے اگر کوئی خلیفہ ایسا آیا جس نے یہ سمجھ لیا ... کہ جماعت کی مالی قربانیوں میں کمی کر دی جائے تو تم یہ سمجھ لو وہ خلیفہ خلیفہ نہیں ہوگا بلکہ اسکے یہ معنی ہوں گے کہ خلافت ختم ہو گئی اور کوئی اسلام کا دشمن پیدا ہو گیا۔"

حضور کے ان ارشادات کے پیش نظر قارئین کرام [illegible]

مرکزی اجتماع انصار اللہ (۲۷-۲۸-۲۹ اکتوبر ۶۷ء) میں نوجوان بھی کثرت سے شریک ہوتے ہیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

اپنے آقا حضرت المصلح الموعودؓ کی آواز پر لبیک کہنے والے

طلباء اور طالبات

(اپنے امتحان میں پاس ہونے کی خوشی میں بعض طلباء اور طالبات نے رجن کی اطلاع دفتر ہذا کو موصول ہوتی ہے) چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لیا ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور ان کی اس کامیابی کو آئندہ مزید کامیابیوں کے لئے پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

۳۱۔ عزیزہ منیرالحق شاہد ابن مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب ربوہ ٦—۰۰
۳۲۔ عزیزہ لطیفہ تنویر ہمشیرہ شیخ عبدالخالق صاحب دارالصدر غربی ربوہ ٥—۰۰
۳۳۔ عزیزہ طاہرہ حمید بنت عبدالحمید صاحب جنجوعہ ربوہ ۱۰—۰۰
۳۴۔ عزیز وحید احمد ابن " " " ٥—۰۰
۳۵۔ عزیز سلیم احمد ابن ملک عبدالحفیظ صاحب سلطان پورہ لاہور ۱۰—۰۰
۳٦۔ عزیز محمود احمد شمس ابن ٹھیکیدار محمد حنیف صاحب احمد نگر ضلع جھنگ ٥—۰۰
۳۷۔ عزیز شاہد احمد دارالصدر غربی ب ربوہ ۱۰—۰۰
۳۸۔ عزیزہ آصفہ بیگم " " " ۱۰—۰۰
۳۹۔ عزیز ہدایت اللہ ہادی صاحب دارالرحمت غربی " ٥—۰۰

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

نصرت انڈسٹریل سکول کی نمائش

نصرت انڈسٹریل سکول اجتماع کے موقع پر اپنے سکول کی طرف سے معمولی سی نمائش لگا رہا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل اشیاء ہوں گی۔ چادر سوتی کے بستر کے سٹ۔ تکئے میز پوش بچوں کے فراک وغیرہ۔ مردانہ سویٹر۔ بچوں کے سویٹر۔ کھلونے۔ آزار بند تمام بہنیں نمائش کی چیزیں خریدنے میں ضرور حصہ لیں۔

(ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ کا نتیجہ

ڈویژن	مارکس	رول نمبر
III	۱۹۶	٥٦٦
II	۲۳۴	٥٦۷
I	۲٦۳	٥٦۸
I	۲۸٦	٥٦۹
II	۲۰۰	٥۷۰
I	۲٦٥	٥۷۱
I	۲٦۴	٥۷۲
I	۲۸۸	٥۷۳
I	۲۸۳	٥۷۴

(ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

تین نئے علمی مقابلے

امسال سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقع پر تین نئے علمی مقابلے ہوں گے۔ ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ اذان کا مقابلہ ۲۔ نظم کا مقابلہ اس میں حضرت مسیح پاک کی نظم سے "اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار" کے ابتدائی پانچ شعر سنانے ہوں گے
۳۔ عربی قصیدہ یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ کے زیادہ سے زیادہ اشعار صحیح تلفظ و ترجمہ کے ساتھ زبانی سنانے کا مقابلہ۔ خدام ابھی سے ان نئے علمی مقابلہ جات کی تیاری کریں

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان

ہمارے پاس رعایتی قیمت پر دینے کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے جماعتوں کو جس کتاب کی ضرورت ہو طلب فرمائیں۔ محصول ڈاک اس رعایتی قیمت کے علاوہ ہوگا۔

۱۔ قرآنی انوار (خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) اینٹیک آرٹ پیپر ۲—۲٥
۲۔ " " " " سفید ولائتی کاغذ ۱—۰۰
۳۔ الحجۃ البالغہ (وفات مسیح) مصنفہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ ۲—٦۲
۴۔ چار تقریریں متعلقہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام " " " ۲—۰۰
٥۔ تبلیغ ہدایت " " " " ۲—۲٥
٦۔ غلبہ حق ۲ روپے ۲٥ پیسے
۷۔ مقام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ۱—٥۰
۸۔ شان مسیح موعود ۰—٥۰
۹۔ حافظ کیر پور کے سوالوں کا جواب ۰—٥۰
۱۰۔ احمدیہ تحریک پر تبصرہ ۱—٥۰
۱۱۔ بشارات رحمانیہ ۰—۱۲
۱۲۔ مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹٦۱ء ۱—٥۰
۱۳۔ " " " " ۱۹٦۲ء ۲—۰۰
۱۴۔ نبوت و خلافت کے متعلق اہل پیغام اور جماعت احمدیہ کا موقف ۰—٥۰

(ناظر اصلاح و ارشاد)

چندہ سالانہ اجتماع

ہمارا سالانہ اجتماع قریب آگیا ہے اور اس کے ابتدائی انتظامات شروع ہیں۔ لیکن ابھی تک مجالس کی طرف سے چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی۔ تمام مجالس سے التماس ہے کہ چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ ہر مجلس کی طرف سے چندہ سالانہ اجتماع کی ادائیگی اجتماع سے قبل ہونی چاہیئے

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین اضلاع چھوٹی مجالس کا خیال رکھیں

تجربہ میں یہ بات آئی ہے کہ چھوٹی دیہاتی مجالس سے آنیوالے خدام چونکہ ایک ایک دو دو کی تعداد میں آتے ہیں۔ اس لئے خیمے کا سامان ساتھ نہیں لا سکتے۔ اور اس توقع میں کہ وہاں کہیں جگہ مل جائے گی خالی ہاتھ آجاتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ان کی تکلیف کے علاوہ منتظمین کو بھی بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

قائدین کو چاہیئے کہ ابھی سے جائزہ لے کر مختلف چھوٹی مجالس کے گروپ بنا کر ایک ایک خیمہ الاٹ کر دیں۔ اور مجالس کو حصہ وار سامان کی ذمہ داری عائد کر دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایوان محمود

کیا آپ تعمیر ہال کے سلسلہ میں ۱۳۱۳ کی تحریک میں شامل ہیں۔ اگر شامل ہیں تو

۱۔ کیا آپ نے اپنا چندہ ادا کر دیا ہے؟
۲۔ کیا آپ کو علم ہے کہ ہال کی اخراجات کے سلسلہ میں خدام الاحمدیہ کو روپے کی شدید ضرورت ہے اگر آپ نے حسب توفیق اپنا وعدہ نہیں لکھوایا تو کیا آپ جلدی اس کمی کو پورا فرمائیں گے؟
۳۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ تعمیر ہال کے لئے ایک ہزار یا زائد وعدہ کرنے والے احباب کے اسماء اس خاص دعائیہ فہرست میں کندہ کئے جائیں۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے اسماء گرامی سر فہرست ہونگے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سرمہ ممیرا خاص

اس سرمہ کی تعریف کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ناکس اس کے فوائد سے واقف ہے۔ مثلاً نگرے کمزوری نظر۔ پانی بہنا۔ آنکھوں کی سرخی۔ چھپروں کی خارش اور دھند جالا وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت تین ماشہ شیشی ایک روپیہ چھ ماشہ ایک روپیہ باسٹھ پیسے فی تولہ تین روپیہ۔

سرمہ نور چشم۔ نگرے خارش پانی بہنا اور موتیا بند کے ابتدائی کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۳ ماشہ ٥۰ پیسے۔ چھ ماشہ ایک روپیہ اور فی تولہ ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ: دواخانہ خدمت خلق جے ڈی گولبازار ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئیے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئیے جائیں (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۹۸۴

میں ڈاکٹر میجر سید اقبال حسین صاحب ولد سید محمد حسین صاحب مرحوم قوم سید احمدی پیشہ پنشنر سرکاری بیعت ۱۹۲۴ء ساکن ایبٹ آباد ضلع ہزارہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۲/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت پانچ صد اکہتر روپیہ بطور پنشن ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(شرح اول /۵ روپے)

العبد:۔ ڈاکٹر میجر سید اقبال حسین بنگلہ ۳۰۵ متصل مسجد بانار روڈ ایبٹ آباد

گواہ شد:۔ میاں محمد حنیف ولد میاں اللہ بخش صاحب H ۳/۱۱ لاکٹ لائن ایبٹ آباد۔

گواہ شد:۔ چراغ الدین مربی سلسلہ احمدیہ مکان نمبر ۱۸۴۴ کریم پورہ ایبٹ آباد

مسل نمبر ۱۸۹۸۵

کلثوم اختر زوجہ عبدالحمید قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی ساکن سانگلہ معرفت احمدیہ سائٹ سٹور سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۶۷/۳/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

زیور کانٹے ایک جوڑی ۱/۲ ۱ تولے ... ۱۵۰ روپے
۸ تولے کڑے طلائی ... ۱۰۰۰
جملہ میزان ... ۱۱۵۰

مہر میں ۸ تولے کڑے مجھے میرا خاوند دے چکا ہے۔ لہٰذا مہر وصول ہو چکا ہے۔ مندرجہ بالا زیور کی قیمت کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مجھے استقامت بخشے۔

(شرح اول /۲ روپے)

الامۃ: کلثوم اختر زوجہ عبدالحمید

گواہ شد: سمیع اللہ سیکرٹری مال سانگلہ ہل۔

گواہ شد: برکت علی صدر موصیان سانگلہ ہل۔

—٭—

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے خوش خبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۳۰؍ ستمبر ۶۷ء تک تعمیر مساجد کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی کرنے والی بہنوں کے اسماء گرامی بغرض دعا اور منظوری نیز ان احباب کے نام جو چندہ کی فراہمی کے لئے کوشش فرماتے ہیں پیش کئے گئے اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب کے لئے دعا فرماتے ہیں نیز فرمایا

"جزاکم اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ اور انہیں زیادہ سے زیادہ قربانیوں اور خدمتِ دین کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

(قائم مقام وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

احمدی مستورات کے نیک نمونے

تعمیر مساجد کیلئے زیورات کی پیشکش

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دیئے۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے جن بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ان کی تازہ فہرست حسب ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

۲۳۲۔ محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکبر صاحب نائب رسالپور۔ بالیاں طلائی ایک جوڑا
۲۳۳۔ محترمہ ایک بہن جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتیں از لائلپور۔ جھمکا طلائی ایک عدد
۲۳۴۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم عمر خطاب صاحب واہ کینٹ = کڑے چاندی ایک جوڑی

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

:۔ نارووال میں :۔

انصار اللہ کا تربیتی اجتماع

مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۶۷ء مسجد احمدیہ نارووال میں انصار اللہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ ضلع سیالکوٹ کے مشرقی حصہ کی اکثر جماعتوں سے انصار اس جلسہ میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے اسی دن سپیل کی نہر ٹال ٹوٹنے کے باوجود حاضری خوشکن تھی۔ مستورات کے لئے پردہ کا اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ کھانے کا انتظام مقامی جماعت نے کیا۔ اس میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت قمر الانبیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقاریر ٹیپ ریکارڈر سے سنائی گئیں۔

خواجہ محمد امین صاحب ناظم مجالس انصار اللہ ضلع سیالکوٹ کی صدارت میں پونے گیارہ بجے دن شروع ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوت کے بعد صاحب صدر نے انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ جلسہ کا افتتاح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کے موقع کی ایک افتتاحی تقریر سے ہوا۔ جو ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ سنائی گئی۔ جس میں انصار اللہ کو ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

افتتاحی تقریر کے بعد محترم سید احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ضلع سیالکوٹ نے تربیت اولاد کے موضوع پر تقریر کی۔

آپ کی تقریر کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جلسہ سالانہ ۱۹۵۲ء کے آخری دن کی تقریر کا ایک حصہ ٹیپ ریکارڈر سے سنایا گیا۔ بعد ازاں خاکسار (چوہدری محمد اشرف ممتاز مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ڈسکہ) نے خلافت سے وابستگی اور اس کی برکات کے موضوع پر تقریر کی۔

مولوی محمد یاسین صاحب نے اپنی تقریر میں نماز کی اہمیت بیان کی بعد ازاں "ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر محترم مربی صاحب ضلع سیالکوٹ نے تقریر فرمائی۔ ناظم صاحب مجالس انصار اللہ ضلع سیالکوٹ نے اپنی صدارتی تقریر میں انصار کو نظام کا احترام۔ عہدیداروں کی اطاعت اور برکات خلافت سے دائمی طور پر مستفیض ہوتے رہنے کی طرف توجہ دلائی۔

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۶۷ء کی افتتاحی تقریر ٹیپ ریکارڈر سے سنائی گئی۔

جلسہ کی کارروائی اجتماعی دعا پر ختم ہوئی۔

محمد اشرف ممتاز
مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ڈسکہ

—٭—

تیسرا آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہو گیا

ریلوے چیمپئن قرار پائی، واپڈا کی ٹیم رنر اپ رہی اور ربوہ "بی" نے پوزیشن حاصل کی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے

ربوہ — مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والا تیسرا آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ جس کا افتتاح صوبائی وزیر بلدیات محترم میاں محمد یسین وٹو نے ۶ر اکتوبر کو لاہور سے ربوہ تشریف لا کر فرمایا تھا تین روز تک جاری رہنے کے بعد کل مورخہ ۸ر اکتوبر کو ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہو گیا۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے کی ٹیم فائنل مقابلہ میں واپڈا لائل پور کی ٹیم کو صرف ایک پوائنٹ سے شکست دے کر چیمپئن قرار پائی۔ اس طرح واپڈا کی ٹیم دوسری پوزیشن پر رہنے کی وجہ سے رنر اپ رہی۔ ربوہ "بی" کی ٹیم نے ریلوے کی "بی" ٹیم کو شکست دے کر تیسری پوزیشن حاصل کی۔

ٹورنامنٹ کے اختتام پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کھلاڑیوں کو نہایت اہم ارشادات سے نوازا کر کامیاب ٹیموں اور بلند پایہ کھیل کا مظاہرہ کرنے والے کھلاڑیوں میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ حضور نے انہیں باور کرایا کہ کبڈی یا اور کوئی کھیل ایک مسلمان کی زندگی کا مقصد نہیں ہے مسلمان کی زندگی کا مقصد ایک مسلمان کی زندگی بسر کرنا ہے کھیل صرف اس وقت تک ہی مفید ثابت ہو سکتے ہیں جب وہ جسم کو مضبوط اور عقل کو تیز کر کے مقصد زندگی کے حصول میں ممد ثابت ہوں۔

ٹورنامنٹ کے پہلے دو راؤنڈ

مورخہ ۶ر اکتوبر کو ۵ بجے شام ٹورنامنٹ کے افتتاح کے بعد مغرب تک حسب ذیل دو میچ کھیلے گئے:۔

ریلوے "اے" (۲۸) بالمقابل واپڈا لاہور (۵)
ریلوے "بی" (۲۳) بالمقابل ربوہ "اے" (۱۸)

مورخہ ۷ر اکتوبر کو حسب ذیل میچ کھیلے گئے۔ ان میں سے بعض میچ بہت شاندار تھے۔

۱۔ واپڈا لائل پور (۳۲) بالمقابل سرگودھا (۶)
۲۔ ربوہ "بی" (۲۸) بالمقابل گوجرانوالہ (۲۹)
۳۔ واپڈا لائل پور (۳۰) بالمقابل ریلوے "بی" (۸)
۴۔ ریلوے "اے" (۴۰) بالمقابل ربوہ "بی" (۱۹)

ان میچوں کے نتائج کی بنا پر ریلوے "اے" اور واپڈا لائل پور کی ٹیمیں فائنل میں پہنچ گئیں۔

فائنل مقابلہ

ریلوے "اے" اور واپڈا لائل پور کی ٹیموں کے درمیان فائنل مقابلہ ۸ر اکتوبر کو صبح نو بجے سے کچھ دیر بعد شروع ہوا۔ مقابلہ شروع ہونے سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں کا محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید سے تعارف کرایا چنانچہ کھلاڑیوں نے باری باری آپ سے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد آپ نے مقابلہ شروع کرنے کی اجازت دی بعد ازاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی وہاں تشریف لا کر اور سٹیج پر صدر جگہ پر رونق افروز ہو کر یہ مقابلہ دیکھا دونوں ٹیمیں پاکستان کے نامور کھلاڑیوں پر مشتمل تھیں جنہوں نے ایک دوسرے کا خوب بے جگری سے ڈٹ کر مقابلہ کیا شروع ہی سے واپڈا کا پلہ بھاری تھا۔ درمیانی وقفہ تک واپڈا نے ۱۹، اور ریلوے نے ۱۶ پوائنٹ حاصل کئے تھے درمیانی وقفہ کے بعد بھی اگرچہ دونوں ٹیموں کے پوائنٹ برابر ہو جاتے تھے لیکن بالعموم پلہ واپڈا ہی کا بھاری تھا اور نظر یہی آتا تھا کہ بالآخر دو یا تین پوائنٹس سے واپڈا جیت جائے گی۔ لیکن کھیل کے آخری پانچ منٹ میں یکدم پانسہ پلٹ گیا اور ریلوے کی ٹیم ۳۴ کے مقابلہ میں ۳۵ پوائنٹ حاصل کر کے صرف ایک پوائنٹ سے جیت گئی۔ اور چیمپئن قرار پائی۔ ریلوے کے غلام محمد، لطیف بٹ، یوسف اور محمد بشیر کا کھیل بہت شاندار تھا۔ واپڈا کے جمیل، اسحاق، بشارت اور احمد شیر کا کھیل بھی خاص شان کا حامل تھا۔

فائنل مقابلہ کے بعد تیسری پوزیشن کے فیصلہ کے لئے ربوہ "بی" اور ریلوے "بی" کے مابین مقابلہ ہوا جس میں ربوہ "بی" ٹیم نے ۹ کے مقابلہ میں ۲۰ پوائنٹ سکور کر کے یہ میچ جیت لیا۔ چنانچہ وہی تیسری پوزیشن کی حقدار قرار پائی۔

اختتامی تقریب

ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب ہر دو فائنل میچوں کے بعد تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو مکرم حافظ قاری محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ٹورنامنٹ سے متعلق مختصر رپورٹ پیش کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں انعامات تقسیم فرمانے اور کھلاڑیوں کو ارشادات سے نوازنے کی درخواست کی۔

حضور ایدہ اللہ کا خطاب

حضور ایدہ اللہ نے کھلاڑیوں سے جو خطاب فرمایا اس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ حضور نے فرمایا آپ سب جانتے ہیں کہ کبڈی ہماری زندگی کا مقصد نہیں نہ ہی اور کوئی کھیل ہماری زندگی کا مقصد قرار پا سکتا ہے۔ کھیل تو بعض سدھائے ہوئے جانور بھی کھیل لیتے ہیں۔ مسلمان کی زندگی کا اصل مقصد تو ایک مسلمان کی زندگی بسر کرنا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے زندگی سے متعلق سینکڑوں ہدایات دی ہیں اور اس طرح ایک نہایت ہی اچھا معاشرہ قائم فرمایا ہے۔ اس طرح زندگی گزارنا کہ یہ قرآنی معاشرہ نمایاں ہو کر دنیا کے سامنے آجائے ہماری زندگی کا اصل مقصد ہے۔ کھیلیں جسم کو مضبوط بنا کر اور ذہن کو تیز کر کے اس مقصد کے حصول میں مدد دیتے ہیں وہ بذات خود مقصد نہیں ہوتے۔ یہ قرآنی معاشرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں قائم کر کے دکھایا اور اس طرح دنیا کو نجات بخشی۔ اسی لئے ہم دنیا میں یہ اعلان کرنے کے قابل ہوئے اور ہم اعلان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انسانیت کے محسن اعظم ہیں۔ پچھلے دنوں میں یورپ گیا تھا میں نے وہاں کی اقوام تک یہی پیغام پہنچایا کہ ان کی نجات انسانیت کے محسن اعظم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ اس تعلیم پر عمل پیرا ہوئے بغیر یورپ والے تباہی سے نہیں بچ سکتے۔ پس یہ نہیں بھولنا چاہیئے۔ کہ ہماری زندگیوں کا اصل مقصد اسلامی تعلیم پر عمل کر کے ایک مسلمان کی زندگی بسر کرنا ہے اور دوسروں کے سامنے اس کا عملی نمونہ پیش کرنا ہے۔ اسی میں ہماری اور تمام بنی نوع انسان کی بھلائی مضمر ہے اللہ تعالیٰ آپ کو یہ توفیق دے کہ وہ اپنی عقل کو انسانیت کی بہتری کے لئے استعمال کرے۔

ان نہایت اہم ارشادات کے بعد حضور نے کامیاب ٹیموں اور اعلیٰ کھیل کا مظاہرہ کرنے والے کھلاڑیوں میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے تقسیم انعامات کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح تیسرا آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

درخواستِ دعا

میری ہمشیرہ عزیزہ بشیرہ صدیقہ لاہور میں دمہ کی مرض سے تشویشناک طور پر بیمار ہے۔ تمام بزرگان و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور نیکی تقویٰ اور تندرستی کی زندگی کے ساتھ اپنے بچوں کے سر پر لمبے عرصے تک سلامت رکھے۔ آمین۔

(بشارت الرحمن پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)